

سے سپرد ہوا ہے (اسے انعام دے) اور وہ یہ ہے کہ پندو نصیحت کی باتیں ان تک پہنچائے، سمجھانے بھانے میں پوری پوری کوشش کرے، سنت کو زندہ رکھے اور جن پر حملگا ہے ان پر حرجاری کرے اور (غصب کرنے ہوئے) حصوں کو اُنکے اصلی وارثوں تک پہنچائے۔

تمہیں چاہیے کہ علم کی طرف بڑھو قبیل اس کے کہ اس کا (ہرا بھرا) سبزہ خشک ہو جائے اور قبیل اس کے کہ اہل علم سے علم سکھنے میں اپنے ہی نفس کی مصروفیتیں حاصل ہو جائیں۔ دوسروں کو برائیوں سے روکو اور خود بھی رکے رہو۔ اس لئے کہ تمہیں برائیوں سے رکنے کا حکم پہلے ہے اور دوسروں کو روکنے کا بعد میں ہے۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۰۳)

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے کہ جس نے شریعت اسلام کو جاری کیا اور اس کے (سرچشمہ) بدایت پر اترنے والوں کیلئے اس کے قوانین کو آسان کیا اور اس کے ارکان کو حریف کے مقابلے میں غلبہ و سرفرازی دی۔ چنانچہ جو اس سے وابستہ ہو اس کیلئے امن، جو اس میں داخل ہو اس کیلئے صلح و آشتی، جو اس کی بات کرے اس کیلئے دلیل، جو اس کی مدد لے کر مقابلہ کرے اس کیلئے اسے گواہ قرار دیا ہے اور اس سے کسب ضیا کرنے والے کیلئے نور، سمجھنے بوجھنے اور سونج بچار کرنے والے کیلئے فہم و دانش، غور کرنے والے کیلئے (روشن) نشانی، ارادہ کرنے والے کیلئے بصیرت، نصیحت قبول کرنے والے کیلئے عبرت، تصدیق کرنے والے کیلئے نجات، بھروسا کرنے والے کیلئے اطمینان، ہر چیز سے سونپ دینے والے کیلئے راحت اور صبر کرنے والے کیلئے سپر بنایا ہے۔ وہ تمام سیدھی را ہوں میں زیادہ روشن اور تمام عقیدوں میں زیادہ

آمرِ ربِّہ: الْإِبْلَاغُ فِي الْمَوْعِظَةِ، وَ الْإِجْتِهَادُ فِي التَّصِيَحَةِ، وَ الْإِحْيَاءُ لِلسُّنَّةِ، وَ إِقَامَةُ الْحُدُودُ عَلَى مُسْتَحِقِّهَا، وَ إِصْدَارُ السُّهْمَاتِ عَلَى آهَلِهَا.

فَبَأَدْرُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلٍ تَصْوِيحُ نَبْتِهِ، وَ مِنْ قَبْلٍ أَنْ تُشْغَلُوا بِأَنْفُسِكُمْ عَنْ مُسْتَثَارِ الْعِلْمِ مِنْ عِنْدِ آهَلِهِ، وَأَنْهُوا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تَذَاهَوْا عَنْهُ، فَإِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالنَّهْمِيِّ بَعْدَ التَّنَاهِيِّ!

-----☆☆-----

### (۱۴) وَمِنْ ذُكْرِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي شَرَعَ الْإِسْلَامَ فَسَهَّلَ شَرَاعَةً لِمَنْ وَرَدَهُ، وَ أَعَزَّ أَرْكَانَهُ عَلَى مَنْ غَالَبَهُ، فَجَعَلَهُ أَمْنًا لِمَنْ عَلِقَةً، وَ سَلِيمًا لِمَنْ دَخَلَهُ، وَ بُزْهَانًا لِمَنْ تَكَلَّمَ بِهِ، وَ شَاهِدًا لِمَنْ خَاصَّمَ بِهِ، وَ نُورًا لِمَنْ اسْتَضَاءَ بِهِ، وَ فَهْمًا لِمَنْ عَقْلَ، وَ لِبَّا لِمَنْ تَدَبَّرَ، وَ أَيَّةً لِمَنْ تَوَسَّمَ، وَ تَبِصِّرَةً لِمَنْ عَزَّمَ، وَ عِبْرَةً لِمَنْ اتَّعَظَ، وَ رَجَاءً لِمَنْ صَدَقَ، وَ ثِقَةً لِمَنْ تَوَكَّلَ، وَ رَاحَةً لِمَنْ فَوَّضَ، وَ جُنَاحَةً لِمَنْ صَبَرَ. فَهُوَ أَبْلُجُ الْمُنَاهِجِ، وَاضْعُ الْوَلَاجِ.

واضح ہے۔ اس کے مینار بلند، راہیں درختان اور چراغ روشن ہیں۔ اس کا میدان (عمل) باوقار اور مقصد و غایت بلند ہے۔ اس کے میدان میں تیز رفتار گھوڑوں کا اجتماع ہے۔ اس کی طرف بڑھنا مطلوب و پسندیدہ ہے۔ اس کے شاہ سوار عزت والے اور اس کا راستہ (اللہ و رسول کی) تصدیق ہے اور اچھے اعمال (راستے کے) نشانات ہیں۔ دنیا گھوڑ دوڑ کا میدان اور موت پہنچنے کی حد اور قیامت گھوڑوں کے جمع ہونے کی جگہ اور جنت بڑھنے کا انعام ہے۔

[اسی خطبہ کا یہ جز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے]

بیہاں تک کہ آپ نے روشنی ڈھونڈھنے والے کیلئے شعلہ بھڑکائے  
اور (راستہ کھو کر) سواری کے روکنے والے کیلئے نشانات روشن کئے۔  
(اے اللہ!) وہ تیرے بھروسے کا امین اور قیامت کے دن تیرا  
(ٹھہرایا ہوا) گواہ ہے، وہ تیرا نبی مرسل و رسول برحق ہے جو (دنیا  
کیلئے) نعمت و رحمت ہے۔

(خدا یا!) تو انہیں اپنے عدل والنصاف سے ان کا حصہ عطا کر اور  
یہ فضل سے انہیں دھرے حسنات اجر میں دے۔

(اے اللہ!) ان کی عمارت کو تمام معماروں کی عمارتوں پر فوپیت عطا کراور اپنے پاس ان کی عزت و آبرو سے مہماں کراور ان کے مرتبہ کو بلندی و شرف بخش اور انہیں بلند درجہ دے اور رفت و فضیلت عطا کراور ہمیں ان کی جماعت میں اس طرح محصور کر کہ نہ ہم ذلیل ورسوا ہوں، نہ نادم و پریشان، نہ حق سے روگردان، نہ عہد شکن، نہ گمراہ، نہ لگڑا کن اور نہ فریب خوردہ۔

سید رضیؒ کہتے ہیں: یہ کلام اگرچہ پہلے گزر چکا ہے، مگر ہم نے پھر اعادہ کیا  
سے چونکہ دنوب روا مقول کی فنظلوں میں کچھ اختلاف ہے۔

[مِنْهَا]: فَمَذَكُورُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ]

حَتَّىٰ أَوْرَىٰ فَبَسَا لِقَابِيسٍ،  
وَ آنَارَ عَلَيْهِ لِحَابِيسٍ، فَهُوَ  
أَمِينُكَ الْمَأْمُونُ، وَ شَهِيدُكَ يَوْمَ  
الدِّينِ، وَ بَعِيشُكَ نِعْمَةً، وَ رَسُولُكَ  
بِالْحَقِّ رَحْمَةً.

اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَهُ مَقْسِمًا مِنْ عَدْلِكَ، وَ  
اجْزِءْ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ .

اللَّهُمَّ أَعْلِمْ عَلَى بَنَاءِ الْبَانِيْنَ بِنَائِهِ،  
وَأَكْرِمْ لَكَيْكَ نُزْلَةَ، وَ شَرِفْ لَكَيْكَ  
مَنْزِلَةَ، وَ أَتِهِ الْوَسِيْلَةَ، وَ أَعْطِهِ السَّنَاءَ وَ  
الْفَضِيْلَةَ، وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ غَيْرَ حَزاْيَا،  
وَلَا نَادِيْمِيْنَ، وَلَا نَاكِبِيْنَ، وَلَا كِثِيْيِنَ، وَ  
لَا ضَالِّيْرَةَ، وَلَا مُضْلِّيْلَةَ، وَلَا مَفْتُنَةَ نُبُرَةَ.

وَقَدْ مُضِيَ هَذَا الْكَلَامُ فِيمَا تَقْدَمَ إِلَّا أَنَّا  
كَجَّابٌ لِتَاهٍ هُنَّا لِتَاهٍ، إِلَّا اسْتَهٍ، مِنْ إِلَّا خَتْلَافٍ.

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے جس میں اپنے اصحاب سے خطاب فرمایا ہے]

تم اپنے اللہ کے لطف و کرم کی بدولت ایسے مرتبہ پر پہنچ گئے کہ تمہاری کنیزیں بھی محترم سمجھی جانے لگیں اور تمہارے ہمسایوں سے بھی اچھا برداشت کیا جانے لگا اور وہ لوگ بھی تمہاری تعظیم کرنے لگے جن پر تمہیں نہ کوئی فضیلت تھی، نہ تمہارا کوئی ان پر احسان تھا اور وہ لوگ بھی تم سے دہشت کھانے لگے جنہیں تمہارے حملہ کا کوئی اندیشہ تھا اور نہ تمہارا ان پر تسلط تھا۔

مگر اس وقت تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ کے عہد توڑے جا رہے ہیں اور تم غیط میں نہیں آتے، حالانکہ اپنے آباؤ اجداد کے قائم کردہ رسم و آئین کے توڑے جانے سے تمہاری رُگِ حیثیت جنبش میں آ جاتی ہے۔ حالانکہ اب تک اللہ کے معاملات تمہارے ہی سامنے پیش ہوتے رہے اور تمہارے ہی (ذریعہ سے) ان کا حل ہوتا رہا ہے اور تمہاری ہی طرف ہر پھر کرتے ہیں۔ لیکن تم نے اپنی جگہ ظالموں کے حوالے کر دی ہے اور اپنی باگ ڈرانہیں تھامدی ہے اور اللہ کے معاملات انہیں سونپ دیتے ہیں کہ وہ شہبوں پر عمل پیرا اور نفسانی خواہشوں پر گامزن ہیں۔ خدا کی قسم! اگر وہ تمہیں ہر ستارے کے نیچے بکھیر دیں تو بھی اللہ تمہیں اس دن (ضرور) جمع کرے گا جو ان کیلئے بہت بُرادن ہو گا۔

--☆☆--

### خطبہ (۱۰۵)

جنگ صفين کے دوران فرمایا

میں نے تمہیں بھاگتے اور صفویوں سے منتشر ہوتے ہوئے دیکھا، (جبکہ) تمہیں چند کھرے قسم کے اواباشوں اور شام کے بدؤوں نے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔ حالانکہ تم عرب کے جوانمرد، شرف کے راس و رئیس، (قوم میں) اونچی ناک والے اور چوٹی کی بلندی والے

[منہما: فی خطابِ اصحابِہ]  
وَ قَدْ بَلَغْتُمْ مِنْ كَرَامَةِ اللهِ لَكُمْ  
مَّنْزِلَةً ثُكْرُمْ بِهَا إِمَاءُكُمْ، وَ ثُوَصَلْ بِهَا  
جِيَرَانُكُمْ، وَ يُعَظِّمُكُمْ مَنْ لَا فَضْلَ لَكُمْ  
عَلَيْهِ، وَ لَا يَدَ لَكُمْ عِنْدَهُ،  
وَ يَهَا بُكْمَ مَنْ لَا يَخَافُ لَكُمْ سُطْرَةً  
وَ لَا لَكُمْ عَلَيْهِ إِمْرَةٌ.

وَ قَدْ تَرَوْنَ عُهُودَ اللهِ مَنْقُوضَةً فَلَا  
تَغْبِبُونَ! وَ أَنْتُمْ لِنَفْضِ ذَمِيمِ أَبَايَكُمْ  
تَأْنَفُونَ! وَ كَانَتْ أَمْوَالُ اللهِ عَلَيْكُمْ تَرِدُ،  
وَ عَنْكُمْ تَصْدُرُ، وَ إِلَيْكُمْ تَرْجُعُ،  
فَكَيْكَنْتُمُ الظَّلَمَةَ مِنْ مَنْ مَنْزَلْتُمْ،  
وَ الْقَيْتُمُ إِلَيْهِمْ أَزْمَتْكُمْ، وَ أَسْلَمْتُمُ أَمْوَالَ  
اللهِ فِي أَيْدِيهِمْ، يَعْمَلُونَ بِالشُّبُهَاتِ، وَ  
يَسِيرُونَ فِي الشَّهَوَاتِ، وَ أَيْمُ اللهِ! لَوْ  
فَرَّقْتُمْ كُمْ تَحْتَ كُلِّ كَوَكِبٍ لَجَمِيعَكُمُ اللهُ  
لِشَرِّ يَوْمِ لَهُمْ.

-----☆☆-----

### (۱۰۵) وَ مِنْ كَلَمِ اللهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

فِي بَعْضِ أَيَّامِ صَفَّيَنَ  
وَ قَدْ رَأَيْتُ جَوْلَتَكُمْ، وَ انجِيَازَكُمْ  
عَنْ صُفُوفِكُمْ، تَحْوِزُكُمُ الْجُفَافَةُ الظَّفَافُ، وَ  
أَعْرَابُ أَهْلِ الشَّامِ، وَ أَنْتُمْ لَهَا مِيمُ  
الْعَرَبِ، وَ يَأْفِيْخُ الشَّرَفِ، وَ الْأَنْفُ